بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم یکشنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۳/۱۸ | ۲۶ اخاء ۱۳۴۳ش / ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ / ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۴۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

- محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب -

ربوہ ۲۴ اکتوبر بوقت ½ ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی آج بھی اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۴ اکتوبر۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں ہمیں یہ دعا سکھلائی ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (یعنی ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا ہے) اس دعا کے پیش نظر ہمارے لئے اپنے آپ کو انعام یافتہ لوگوں کے اوصاف سے متصف کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں ہمیں یہ دعا سکھائی ہے وہاں انعام یافتہ لوگوں کا بھی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ انہی میں سے ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوصاف کا مختصر لیکن نہایت جامع الفاظ میں تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ (النحل آیات ۱۲۱-۱۲۳)

یعنی ابراہیم یقیناً ہر اک خیر کا جامع اللہ تعالیٰ کے لئے تذلل اختیار کرنے والا اور ہمیشہ خدا کی کامل فرمانبرداری کرنے والا تھا۔ اور وہ مشرکین میں سے نہیں تھا۔ وہ اس کے انعاموں کا شکر گزار تھا۔ اس کے رب نے اسے برگزیدہ کیا تھا۔ اور ایک سیدھی راہ کی طرف اس کی راہنمائی کی تھی۔ اور ہم نے اسے اس دنیا میں بھی بڑی کامیابی بخشی تھی اور وہ آخرت میں بھی یقیناً صالح لوگوں میں سے ہے۔

آپ نے ان آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے احباب کو توجہ دلائی کہ ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم اپنے اندر بھی انہی اوصاف سے متصف کریں۔ جن سے ان آیات کے بموجب حضرت ابراہیم علیہ السلام متصف تھے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بھائیو! جلد توبہ کرو تا ہلاک نہ ہو جاؤ

کوئی عمل بد نہیں جس پر مواخذہ نہ ہوگا اور کوئی بد نیتی نہیں جس کی وجہ سے انسان پکڑا نہ جائے

"بھائیو! جلد توبہ کرو تا ہلاک نہ ہو جاؤ کیونکہ کوئی عمل بد نہیں جس پر مواخذہ نہ ہوگا اور کوئی بد دیانتی نہیں جس کی وجہ سے انسان پکڑا نہ جائے جس نے کسی بخل کی وجہ سے اپنا دین خراب کر لیا اور کسی تعصب کی وجہ سے حق کو چھوڑ دیا وہ کیڑا ہے نہ انسان، وہ درندہ ہے نہ آدمی۔ لیکن نیک آدمی ایک پاک خیال کے ساتھ سوچتا ہے اور اس کا حکمت اور حق کے ساتھ کلام ہوتا ہے نہ ٹھٹھے اور ہنسی کے رنگ میں، اور وہ صداقت اور انصاف کے پاک جذب سے بولتا ہے نہ غضب اور غصہ کی کشش سے، اس لئے خدا اس کی مدد کرتا ہے اور روح القدس اس کے دل پر روشنی ڈالتا ہے لیکن ناپاک دل اور گندی طبیعت والا سچائی کے استخراج کے لئے کچھ بھی کوشش نہیں کرتا اور ایک دھوکہ جو پہلے دن سے ہی اس کو لگ جاتا ہے اسی کی پیروی کرتا چلا جاتا ہے اور پھر تعصب اور کج بحثی کی وجہ سے خدا تعالیٰ اس کے دل کا نور چھین لیتا ہے اور اس کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

مگر نیک سرشت آدمی اپنی رائے کے بدلنے سے ہرگز نہیں ڈرتا جب دیکھتا ہے کہ ایک صداقت کی تکذیب میں مجھ سے غلطی ہوئی تو اس کا بدن کانپ جاتا ہے اور آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں اور سچائی کے خون سے اس مجرم سے زیادہ ڈرتا ہے جس نے ایک بے گناہ اور معصوم بچے کو ناحق قتل کر دیا ہو۔ سو خدا جو کریم و رحیم ہے اسے قبول کر لیتا ہے اور اس کی عظمت دلوں میں ڈال دیتا ہے۔"

(ضیاء الحق صفحہ ۲۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء

یضع الحرب

اگرچہ انسان ہر وقت لڑتے جھگڑتے آئے ہیں تاہم ہر قوم اور ہر ملک میں ایسے انسان بھی خال خال ضرور پیدا ہوتے رہے ہیں جو دنیا میں نہ سہی اپنے ملک کو جنگ و جدل اور باہمی چپقلشوں سے محفوظ کرنے کے خواہشمند رہے ہیں۔ اس کے باوجود اس کے یہ خیالات عام دنیا دار لوگوں میں کبھی منظم اور وسیع صورت اختیار نہیں کر سکے۔ البتہ مذہب ہر زمانہ میں یہی مقصد پیش کرتا رہا ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا داروں نے مذہب کو اپنے اس مقصد میں کامیاب ہونے میں سخت مزاحمت کی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں جہاں انبیاء علیہم السلام کا بار بار ذکر آتا ہے وہاں ان کے مخالفین بھی ذکر آتا ہے اور ان مخالفین کی دین سے روکنے کی جد و جہد کو بھی واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

اسی طرح بندگانِ حق جو مذہبی پیرائے میں دنیا میں قیامِ امن کا مقصد لے کر اٹھتے رہے ہیں وہ بظاہر ناکام ہوتے رہے ہیں اس کے باوجود ان کی تعلیمات کا اثر غیر محسوس طور پر افراد اور اقوام کی ذہنیت پر اپنا گہرا نقش چھوڑتا چلا آیا ہے۔ اور آج جو ہم اقوامِ متحدہ کی تنظیم دیکھتے ہیں دراصل یہ اسی گہرے نقش کی وجہ سے ہے۔ افراد اور اقوام کی اس فطری حالت کو حادثات وقتاً فوقتاً بیدار کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ یورپ میں کئی بار ایک متحدہ یورپ بنانے کی کوشش کی گئی ہے، پھر عیسائی دنیا کو متحدہ تنظیم میں لانے کی کوشش بھی کی گئی ہے۔ ایسی تمام کوششیں اسی فطری جذبہ کے ماتحت ہی سمجھی جا سکتی ہے جس کو ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔

جہاں تک اسلام کا تعلق ہے ہمارا عقیدہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تجدید و احیائے دین کا خود وعدہ کیا ہے اور بعثت مجددین اسی وعدہ کی عملی صورت ہے۔ چنانچہ اسلامی تاریخ بھی اس کی تائید کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجددینِ اسلام مبعوث کرتا رہا ہے۔ اور یہ مجددین دراصل دنیا میں قیامِ امن کے علمبردار رہے ہیں کیونکہ اسلام کے معنی ہی سلامتی اور امن ہے۔ اسی طرح مغرب اور مشرق میں اسلام کے ظہور میں آنے کے بعد دنیا میں قیامِ امن کی کوششیں اپنے اپنے ماحول اور نظریات کے مطابق نمودار ہوتی چلی آتی ہیں۔ یورپ کی عہدِ حاضر کی تاریخ میں تو اس نے مخصوص لٹریری حیثیت اختیار کر رکھی ہے اور "یوٹوپیا" قسم کی کئی ایک تصانیف معرضِ وجود میں آتی رہی ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کے ظہور کے بعد اللہ تعالیٰ کی مشیّت سے دنیا ایک ایسے زمانے کے لئے تیار ہوتی رہی ہے جس کو "قیامِ امن" کا زمانہ کہہ سکتے ہیں۔ اس زمانہ میں یورپ نے اس کی عملی صورت اختیار کرنے میں پیشوائی کا رول ادا کیا ہے اور جس طرح وہ دیگر تمام علوم و فنون میں اس وقت دنیا کی رہنمائی کر رہا ہے اسی طرح مادی لحاظ سے جذبۂ امن کے ارتقائی تسلسل کا بھی وہی ذمہ دار سمجھنا چاہیئے۔ چنانچہ اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ مادی لحاظ سے اقوامِ متحدہ کی تنظیم بھی موجودہ مغربی ذہنی ترقی کا ہی ایک مظاہرہ ہے۔ شروع میں تو اسکی کوششیں صرف یورپی اقوام کے تعلقات تک ہی محدود رہی ہیں مگر دو عالمگیر جنگوں نے اس کو عالمگیر حیثیت دے دی ہے۔ پہلی عالمگیر جنگ کے بعد اس کا ظہور "لیگ آف نیشنز" کی صورت میں ہوا لیکن اس میں اندرونی خلفشار موجود ہونے کی وجہ سے وہ زیادہ دیر تک زندہ نہ رہ سکی۔ دوسری عالمگیر جنگ کے بعد انجمن اقوامِ متحدہ کی بنیاد ڈالی گئی جو ابھی تک زندہ ہے۔ چنانچہ اس انجمن کی بنیاد اس عزم پر ہے کہ

"ہم آنے والی نسلوں کو جنگ کی تباہ کاریوں سے بچانا چاہتے ہیں۔"

لیگ آف نیشنز کی ناکامی جن غلطیوں کی وجہ سے ہوئی تھی موجودہ تنظیم کو ان غلطیوں سے پاک رکھنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کا دائرہ وسیع کر دیا گیا ہے۔ اب اس میں شمولیت کے لئے پہلی سی پابندیاں نہیں تاہم ابھی تک اس میں بھی بعض ایسے رخنے موجود ہیں کہ جب تک ان کو دور نہ کیا جائے یہ تنظیم صحیح معنوں میں کام سر انجام نہیں دے سکتی۔ اس میں سب سے بڑی خرابی جو ہے وہ پانچ بڑی قوموں کا امتیاز ہے جو حفاظتی کونسل میں رکھا گیا ہے اور جن کو ویٹو کا اختیار بھی دیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے ہم اس کو کامل نمائندہ انجمن نہیں کہہ سکتے۔ اس میں بعض جائز روکیں بھی ہونگی اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم یہ انجمن اسی وقت عالمی نمائندہ حیثیت اختیار کر سکتی ہے جب ایسی مخصوص رعائتیں بعض بڑی اقوام اپنے لئے محفوظ کرنا چھوڑ دیں۔

خیر یہ تو ایک الگ سوال ہے ہم اس وقت جو کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ آج تمام دنیا کے لوگ امن کے خواہشمند ہیں اور اقوامِ متحدہ کی تنظیم اس کا بین ثبوت ہے اور اس تنظیم کی ایک یہ بہت بڑی کامیابی ہے کہ اس نے تمام اقوامِ عالم کا رجحان پُرامن طریقوں کی طرف موڑ دیا ہے اور اب شاید ہی کوئی فرد یا قوم ہوگی جو جو بدلا کر جنگ و جدل کی حمایت کے لئے کھڑی ہونیکی جرأت کر سکتی ہو۔

کوئی مانے یا نہ مانے دراصل دنیا کی ذہنیت جو اس طرح تبدیل ہوئی ہے تو یہ مذہب ہی کا کارنامہ ہے اور ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ اس صورتِ حال کو معرضِ وجود میں لانے کے لئے اسلام کا سو فیصد حصہ ہے۔ کیونکہ دنیا میں قیامِ امن کا نظریہ مخصوص واضح الفاظ میں اسلام ہی نے پیش کیا اور اسلام کی تعلیمات ہی اسکے امکان کا باعث ہوئی ہیں۔ اس لئے ہم علیٰ وجہ البصیرت یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تنظیم اسی وقت صحیح معنوں میں کامیاب ہو سکتی ہے جب یہ اسلام کے رہنما اصولوں کو اپنائے محض ظاہری قانون کے طور پر نہیں بلکہ اپنی تمام روحانی بنیاد کے ساتھ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اسلام نے جو روحانی تجدید و احیائے اسلام کا پروگرام پیش کیا ہے وہی پروگرام اس تنظیم کو بھی صحیح بنیادوں پر قائم کر سکتا ہے۔ بیشک دنیا کو اسی کے لئے تیار کرنے کے لئے ایک دو سال نہیں بلکہ ایک دو صدیوں کی مدت بھی کافی نہیں ہے جیسا کہ خود اقوامِ متحدہ کے خبر نامہ کے محولہ بالا مقالہ میں تسلیم کیا گیا ہے لیکن اس وقت ایسے واضح قرائن موجود ہیں جن سے یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ دنیا اس عظیم الشان مستقبل کے لئے تیار ہوتی رہی ہے جسکی پیشگوئی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے عظیم الشان مجدد الامام المہدی کی بعثت کے تعلق میں کی ہوئی ہے جس کا دوسرا نام "ابن مریم" بھی اس لحاظ سے رکھا گیا ہے کہ یہ عظیم الشان مجدد اسلام کی حقیقت کو دنیا میں اسی طرح واضح کریگا جس طرح سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے موسوی شریعت کے آخری دور میں کیا۔ چنانچہ پیشگوئی میں اسکی صفت یضع الحرب بھی بیان کی گئی ہے۔۔۔۔۔۔

یعنی یہ بندۂ حق جس کا نام الامام المہدی اور ابن مریم ہے بغیر کسی ظاہری جہاد کے اسلام کی سچائیوں کو پھیلائیگا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"پہلے مسیح کی طرح دوسرے مسیح کی نسبت بھی احادیث صحیحہ میں حضرت سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی گئی کہ وہ ایسے وقت میں آئیگا کہ جب قرآن آسمان پر اٹھ جائیگا یعنی لوگ طرح طرح کے شکوک اور شبہات میں مبتلا ہونگے اور اکثر روزِ جزا کی نسبت نہایت ضعیف الاعتقاد اور دہریہ کی طرح ہو جائیں گے اور وہ اپنی کلام اور معجزات اور نشانوں اور روحانی طاقت سے دوبارہ ان میں ایمان قائم کریگا اور شبہات سے نجات دیگا اور اپنے آسمانی حربہ سے بغیر کسی ظاہری جہاد کے مسیح الدجال کی رونق کو مٹا دیگا اور روح القدس کی پاک تاثیریں بغیر وسیلہ ہاتھوں کے دنیا میں پھیلیں گی اور حق بینی کی ٹھنڈی ہوا دلوں پر چلے گی۔ اور صلحکاری اور امن اور بنی نوع کی محبت کیلئے ایک بھاری تبدیلی ظہور میں آئیگی اور شیطان شکست کھائیگا اور روح القدس غالب ہوگا۔ اس آخری زمانہ کے لئے بہت سے نبیوں نے پیشگوئی کی ہے مگر افسوس کہ ہمارے ناداں مولویوں نے جہاد کا مسئلہ خواہ مخواہ اس میں گھسیڑ دیا۔ خدا تعالیٰ کے پاک نبی کا ہرگز یہ منشاء نہ تھا۔ یاد رہے کہ اگر کوئی جہاد کرے تو وہ مسیح موعود ہی نہیں بلکہ تریاقی ہوا کا زہریلی ہوا سے ایک روحانی جنگ ہوگا۔ آخر تریاقی ہوا فتح پائیگی اور مسیح موعود صرف اس جنگِ روحانی کی تحریک کے لئے آیا ضرور نہیں کہ اسکے رو برو ہی اسکی تکمیل بھی ہو۔ بلکہ یہ تخم جو زمین میں بویا گیا آہستہ آہستہ نشو و نما پائے گا یہاں تک کہ خدا کے پاک وعدوں کے موافق ایک دن یہ ایک بڑا درخت ہو جائیگا اور تمام سچائی کے بھوکے اور پیاسے اسکے سایہ کے نیچے آرام کریں گے۔ دلوں سے باطل کی محبت اٹھ جائے گی گویا باطل مر جائے گا اور ہر ایک سینہ میں سچائی کی روح پیدا ہو گی۔ اس روز وہ سب نوشتے پورے ہو جائیں گے جن میں لکھا ہے کہ زمین سمندر کی طرح سچائی سے بھر جائیگی۔ مگر یہ سب کچھ جیسا کہ سنت اللہ ہے تدریجاً ہوگا۔ اس تدریجی ترقی کیلئے مسیح موعود کا زندہ ہونا ضروری نہیں بلکہ خدا کا زندہ ہونا کافی ہوگا۔ یہی خدا تعالیٰ کی قدیم سنت ہے اور الٰہی سنتوں میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ پس ایک آدمی سخت جاہل ہوگا کہ جو مسیح موعود کی وفات کے وقت اعتراض کرے کہ وہ کیا کر گیا کیونکہ اگرچہ یکدفعہ نہیں مگر انجام کار وہ تمام بیج جو مسیح موعود نے بویا تدریجی طور پر بڑھنا شروع کریگا اور دلوں کو اپنی طرف کھینچے گا یہاں تک کہ ایک دائرہ کی طرح دنیا میں پھیل جائے گا وہ وقت اور گھڑی خدا تعالیٰ کے علم میں ہے جب یہ مکمل اور اتم تبدیلی ظہور میں آئیگی جس طرح تم دیکھتے ہو کہ جاہلیت بھی یکدفعہ زمین پر نہیں پھیلی بلکہ اس کا بیج آہستہ آہستہ بڑھتا اور پھولتا گیا ایسا ہی آہستہ آہستہ سچائی کی طرف دنیا اپنی کروٹ بدلے گی۔ تماشا بینوں کی طرح یہ خیال نہیں رکھنا چاہئیے کہ یکدفعہ دنیا الٹ پلٹ ہو جائیگی بلکہ جس طرح بیج سے درخت بڑھتے ہیں ایسا ہی ہوگا۔۔۔" (ایام الصلح صفحہ ۲۹۲، ۲۹۳)

احمدیہ مشن غانا کی تبلیغی و تربیتی مساعی

٭ کالجوں میں تقاریر ٭ اہم شخصیتوں کو لٹریچر کی پیشکش ٭ تبلیغی جلسے ٭ تربیتی دورے

٭ خاص تقاریب ٭ اخبار گائیڈنس کی اشاعت ٭ نئی جماعتوں کا قیام

٭ ۱۲۹ افراد کا قبولِ اسلام

(مرتبہ عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج مبلغ غانا بوساطت وکالت تبشیر ربوہ)

(۲)

یومِ خلافت

ستائیس مئی کا دن احمدیت کی تاریخ میں یومِ خلافت ہے۔ اس دن کی اہمیت کے پیشِ نظر ریجنل اور سرکٹ ہیڈ کوارٹرز میں جماعتوں نے جلسے کئے۔ خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات کو بیان کیا۔ اخبار گائیڈنس کا مئی کا پرچہ خلافت نمبر کے طور پر شائع ہوا۔

مکرمی مولوی عبدالوہاب صاحب نے یومِ خلافت کے سلسلہ میں اہم جلسہ مسجد احمدیہ TECHIMAN میں منعقد کیا۔ جس میں قصبہ کے چاروں طرف سے جماعتیں شریک ہوئیں۔ مکرمی مولوی عبدالحمید صاحب نے ۲۹ رمئی کو خطبہ جمعہ میں یومِ خلافت کے سلسلہ میں قرآن مجید سے خلافت کی اہمیت اور ضرورت کو ثابت کیا۔ آپ کا یہ خطبہ اخبار گائیڈنس میں بھی شائع ہوا۔ یومِ خلافت کے جلسہ میں مسٹر یوسف جمال۔ مسٹر علی اور مکرمی عبدالحمید صاحب نے تقاریر کیں۔ اور خلافت کی اہمیت اور ضرورت کو ثابت کیا۔ احمدیہ مرکزی مسجد سالٹ پانڈ میں یومِ خلافت کے سلسلہ میں خاکسار کی زیرِ صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کے اختتام سے پہلے دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ خلافت کی برکات سے تا قیامت متمتع فرمائے۔ اور حضرت اقدس مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرما کر کامیاب زندگی عطا فرمائے۔ آمین

چھ مزید سرکٹ مبلغین کا تقرر

لوکل سرکٹ مبلغین کی کمی کے پیشِ نظر ۱۹۶۲ء کے آغاز میں احمدیہ مشن غانا نے ایک مشنریز ٹریننگ کلاس جاری کی۔ اس کلاس نے عرصہ دو سال میں مکرمی مولوی عبدالمالک خاں صاحب ریجنل مبلغ اشانٹی ریجن سے تعلیم حاصل کی۔ کورس کے اختتام پر امتحان میں کامیاب ہونے والے چھ طلباء کو اپریل ۱۹۶۴ء میں ملک کے مختلف سرکٹوں میں بطور سرکٹ مبلغ مقرر کیا گیا۔ ان میں سے دو مکرمی مولوی عبدالوہاب صاحب کے ریجن برونگ اہافو میں ایک مکرمی مولوی عبدالمالک خاں صاحب کے ریجن اشانٹی میں ایک مکرمی مولوی عبدالحمید صاحب کے مشرقی ریجن میں ایک وسطی ریجن میں اور ایک وولٹا ریجن میں متعین کیا گیا۔ وولٹا ریجن میں اس طرح باقاعدہ مشن کھول دیا گیا۔ اور یہ نوجوان سرکٹ مبلغ Mr Musa Donkor بڑی محنت سے اپنے فرائض میں کوشاں ہے۔

ریفریشر کورس سرکٹ مبلغین

عرصہ زیرِ رپورٹ میں سرکٹ مبلغین جو تمام کے تمام غانا کے لوکل باشندے ہیں کے ریفریشر کورس کا لوکل مرکز میں اہتمام کیا گیا۔ یہ ریفریشر کورس کا لوکل مرکز میں اہتمام کیا گیا۔ یہ ریفریشر کورس دو ہفتہ کا تھا اس میں ۲۳ سرکٹ مبلغین نے حصہ لیا۔ خاکسار روزانہ سات آٹھ گھنٹے تعلیم دیتا رہا۔ اس کورس میں وفاتِ مسیح علیہ السلام صداقت مسیح موعود علیہ السلام۔ اجرائے نبوت۔ خلافت اور مصلح موعود کے متعلق حوالہ جات لکھوا کر تشریح بیان کی۔ فقہ احمدیہ حیاتِ طیبہ، لائف آف محمد، بخاری شریف اور فتاویٰ احمدیہ سے اسباق بیان کئے گئے ضروری امور کے متعلق نوٹس لکھوائے گزشتہ ریفریشر کورس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی بیان کی گئی تھی۔ اس مرتبہ مدنی زندگی کو بیان کیا۔ ایک گھنٹہ روزانہ سوال و جواب کے لئے وقف کیا گیا۔

مجلس مشاورت

عرصہ زیرِ رپورٹ میں جماعت ہائے احمدیہ غانا کی مجلس مشاورت لوکل مرکز سالٹ پانڈ میں ہوئی۔ جس میں تبلیغ تربیت کو وسیع کرنے سے متعلقہ مختلف امور مذکورہ ایجنڈا پاس ہوئے۔ اور ۱۹۶۴-۶۵ء کے لئے بعد طویل بحث و تمحیص بجٹ اکیس ہزار ایک سو ترپن (۲۱۱۵۳ پونڈ) منظور ہوا یہ بجٹ خالصۃً جماعت ہائے احمدیہ غانا کا ہے۔ جس میں تعلیم الاسلام احمدیہ پرائمری مڈل اور سیکنڈری سکولز کے آمد و خرچ شامل نہیں ہیں۔ کیونکہ اس کی تمام کی تمام آمد وزارت تعلیم سے غانا سے ملتی ہے۔ اور اس کی ہدایات کے مطابق خرچ ہوتی ہے اس کا بجٹ ۱۹۶۴-۶۵ء مبلغ باون ہزار ایک سو اکیس پونڈ بارہ شلنگ ہے۔

-/۱۲/۵۲۱۲۱

مجلس مشاورت میں ممبران ایگزیکٹو کونسل بشمولیت ریجنل مبلغین۔ سرکٹ مبلغین اور سرکٹ روٹاس کے علاوہ بعض دیگر اہلِ الرائے بطور مشیران مدعو تھے۔

انفرادی ملاقاتیں

تقاریر، تقسیم لٹریچر کے علاوہ تبلیغ کے لئے انفرادی ملاقاتیں بھی کافی نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہیں۔ اس لئے اس ذریعہ سے بھی اسلام اور جماعت احمدیہ کے متعلق شکوک کے ازالہ اور پیغامِ حق کے پہنچانے کی کوشش کی گئی۔

مکرمی مولوی عبدالحمید صاحب نے مشن ہاؤس میں آنے والے چالیس افراد سے عرصہ زیرِ رپورٹ میں گفتگو کی۔ ان کے سوالات کے جوابات دیئے، اور اسلامی مسائل کی تشریح بیان کی گئی۔ مکرمی مولوی عبدالحمید صاحب ان اہم شخصیتوں کے علاوہ جن کا ذکر تقسیم لٹریچر میں ہو چکا ہے اپنے دورہ ریجن کے ایام میں غیر از جماعت علماء اور پادریوں کے گھروں میں جا کر ان سے ملے اور تبلیغی گفتگو کی۔ اسی طرح مکرمی سید داؤد احمد صاحب انور گزشتہ مذکورہ افراد کے علاوہ سپرنٹنڈنٹ جیل خانہ جات شمالی ریجن سے ملے اور احمدیت سے متعارف کرایا۔ اور اس امر کی اجازت چاہی کہ جیل میں قیدیوں کو تبلیغ کی جایا کرے جس پر بخوشی اجازت دے دی۔ اور مکرمی انور صاحب نے یہ سلسلہ تبلیغ بھی شروع کیا۔

خاکسار کا اکثر وقت تنظیمی امور میں صرف ہوتا ہے۔ تاہم عرصہ زیرِ رپورٹ میں مختلف احباب سے ملاقات کی۔ جو وقتاً فوقتاً مشن ہاؤس آ کر تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ Dunkwa کے امام لذنگو سے جو عربی کی اچھی تعلیم رکھتے ہیں۔ اس کے گھر پر جا کر تبلیغ کی۔ اور شیخ محمود شلتوت مرحوم کی کتاب الفتاویٰ سے وفاتِ مسیح علیہ السلام کے متعلق اس کا نظریہ اور دلائل دکھلائے۔ جسے پڑھ کر وہ بہت حیران ہوا۔ اور اس مسئلہ کے متعلق دوبارہ غور کر کے گفتگو کا وعدہ کیا۔

تعلیم و تربیت

خاکسار نے لوکل سالٹ پانڈ میں قرآن کریم بخاری شریف اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس جاری رکھا۔ قیامِ سالٹ پانڈ میں خطبات جمعہ میں مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

مکرمی سید داؤد احمد صاحب انور نے تمالی میں حسبِ معمول قرآن کریم اور حدیث شریف کا درس بعد نماز عشاء و فجر جاری رکھا نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد یسرنا القرآن کی کلاس بھی جاری کی۔ تا جو لوگ قرآن کریم نہیں پڑھ سکتے۔ ان کو قرآن کریم پڑھنا سکھایا جائے۔ مکرمی مولوی عبدالوہاب صاحب روزانہ بعد نماز فجر Techiman میں حدیث شریف کا درس دیتے رہے۔ اور بعد نماز عشاء نماز مع ترجمہ اور دیگر متعدد ضروری مسائل سکھاتے رہے۔ ایک ولیمہ کی تقریب پر جو ان کی موجودگی میں قصبہ میں پہلا ولیمہ تھا۔ مکرمی مولوی صاحب موصوف نے اس تقریب کی اہمیت۔ اس کا سنتِ نبوی ہونا اور اس کے بابرکت ہونے پر ایک مختصر تقریر کے ذریعہ روشنی ڈالی۔

تربیتی دورے

مکرمی مولوی عبدالحمید صاحب مشرقی ریجن کی جماعتوں کے دورے پر دو مرتبہ تشریف لے گئے۔ ایک مرتبہ مکرم مولوی صاحب اس ارادہ سے گئے کہ ہر گاؤں میں جہاں کوئی احمدی ہے جا کر اس سے ملاقات کریں چنانچہ آپ نوخن سرکٹ کے گیارہ گاؤں میں گئے اور احباب جماعت سے ملے ہر ایک کا

بہت اچھا اثر ہوا اور بعض نے اس بات کا اظہار کیا کہ آپ پہلے مشنری ہیں جو چل کر ہمیں یہاں ملنے آئے ہیں بعض غرباء کی امداد بھی کی۔ احباب کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

دوسری مرتبہ دو دن انکوگویا اور دو دن ہوہوشن میں قیام کیا نمازوں کے اوقات میں احباب کو تعلیم دی گئیں۔ انکوگو میں ایک تربیتی جلسہ میں ممبران سے خطاب کیا۔ آپ ممبران Tema کی خواہش پر وہاں بھی تشریف لے گئے اور تقریباً ایک گھنٹہ ان سے خطاب کیا۔ اجلاس میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ احباب نے ان سے دوبارہ آنے کی درخواست کی۔ عرصہ زیر رپورٹ کے خطبات جمعہ میں تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔

مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب نے اپنے ریجن برونگ اہافو کے چاروں سرکٹوں کی بارہ جماعتوں کا دورہ کیا اور ہر ایک جماعت میں تین تین دن قیام کر کے تقاریر۔ خطبات۔ درس اور دیگر مختلف طریقوں سے جماعت کی تربیت کی اور ان کو اسلام کی ترقی کے لئے انکے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ انفرادی طریق کے علاوہ مجموعی طور پر سرکٹ میٹنگز بھی منعقد کیں۔

خاکسار نے عرصہ زیر رپورٹ میں اکرا۔ کماسی منگو آشی اور ابو آسی جماعتوں کا دورہ کیا خطبات جمعہ دو کماسی میں دو اکرا اور ایک ایک دوسری دونوں جماعتوں میں پڑھے جس میں دوران قیام میں نماز فجر کے بعد درس میں مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ منگو آشی میں گوموآ سرکٹ کی میٹنگ میں حج کی اہمیت اور اس کی ادائیگی کی تفصیل بیان کر کے احباب جماعت کو اس فریضہ کی طرف توجہ دلائی۔ ڈنکوا میں ایک تعلیم یافتہ نومبائع سے ملا اور اسے احمدی اور غیر احمدی میں فرق تفصیل سے بتایا اور دعوۃ الامیر کا ترجمہ انگریزی جو مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب نے اس کے لئے دیا تھا اسے دیا۔

تنظیم

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب نے برونگ اہافو ریجن مشن کی تنظیم کو مضبوط کرنے کے لئے ریجنل کمیٹی کا انتخاب کرایا جس میں ریجنل چیئرمین ریجنل سیکرٹری۔ سیکرٹری تبلیغ۔ سیکرٹری مال۔ سیکرٹری تعلیم اور سیکرٹری امور عامہ منتخب ہوئے۔ اس انتخاب کا فوری نتیجہ یہ نکلا کہ ریجنل کمیٹی کے پہلے اجلاس میں جب ریجنل مرکز TECHIMAN کے مشن ہاؤس کی مرمت کا معاملہ پیش ہوا تو اسی وقت فنڈز کی اپیل پر ایک سو پچاس پونڈ کے وعدے ہو گئے اور اس کے بعد جلد وصولی پر مشن ہاؤس کی مرمت کی گئی اس مرمت کے سلسلہ میں ممبران جماعت نے متعدد مرتبہ مختلف کاموں کے لئے وقار عمل منایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مکرم سید داؤد احمد صاحب انور نے ٹمالی میں لجنہ اماء اللہ کی مجلس قائم کی اور صدر اور سیکرٹری کا انتخاب کرایا۔ نیز انہیں اس امر کی ہدایت کی کہ گاہے بگاہے اجلاس منعقد کیا کریں تا تمام عورتوں میں بیداری پیدا ہو۔

تعمیرات

غانا مشن میں عرصہ زیر رپورٹ میں احمدیہ مشن ہاؤس کماسی کی دو منزلہ وسیع عمارت کی تعمیر کا کام مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب کی شب و روز مساعی سے جاری رہا اس سلسلہ میں سامان تعمیر کی خرید۔ فنڈز کی وصولی اور ممبران جماعت سے وقار عمل کی صورت میں کام لینے کے تمام امور مکرم خان صاحب جانفشانی سے سر انجام دیتے رہے۔ پہلی منزل مکمل ہو کر دوسری منزل کی دیواریں چھتوں تک مکمل ہو چکی ہیں۔

دوسرا تعمیر کا کام مکرم سید داؤد احمد صاحب انور نے TAMALE میں پختہ مسجد کی تعمیر کا شروع کرایا۔ اس سے قبل ایک کچی مسجد تھی جو ناکافی اور ناگفتہ بہ حالت میں تھی۔ اس لئے وہ گرا دی گئی تھی۔ اس پختہ مسجد کی تعمیر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ احمدی دوست ہفتہ اور اتوار کو خود وقار عمل کر کے تعمیر کر رہے ہیں اس کے باوجود تعمیر پر اندازاً خرچ مبلغ تین صد پونڈ ہے اور اس میں ڈیڑھ دو صد افراد نماز ادا کر سکیں گے۔

علاوہ ازیں برونگ اہافو ریجنل مشن ہاؤس TECHIMA کی مرمت کے متعلق خاکسار اس سے قبل تحریر کر چکا ہے۔

اخبار گائیڈنس

عرصہ زیر رپورٹ میں غانا میں واحد مسلم اخبار THE GUIDANCE باقاعدہ خاکسار کی ادارت میں احمدیہ مشن غانا شائع کرتا رہا۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مستقل فیچر کے طور پر شائع کی گئیں۔ ۲۷ رمئی یوم خلافت کے پیش نظر مئی کا پرچہ خلافت نمبر شائع کیا گیا جس میں یوم خلافت پر ایڈیٹوریل کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا ایک مضمون خلافت کے متعلق شائع کیا گیا۔ پہلے صفحہ پر حضرت الحاج مولانا حافظ نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فوٹو شائع کیا گیا۔ دیگر پرچوں میں خبروں کے علاوہ ورلڈ ہیلتھ ڈے کے پیش نظر تپدق کے متعلق مفصل معلومات مہیا کردہ ادارہ عالمی صحت شائع کی گئیں۔ اسلام پر تلوار سے پھیلنے اور دیگر الزامات کی تردید میں ایڈیٹوریل اور مضامین شائع کئے گئے۔

یہ اخبار ملک بھر کی لائبریریوں۔ یونیورسٹیوں اور کالجوں کی لائبریریوں۔ سفراء اور ہائی کمشنرز اور دیگر اہم شخصیتوں کو پوسٹ کیا جاتا ہے۔

خدمتِ پاکستان

عرصہ زیر رپورٹ میں پاکستانی مبلغین اپنے اپنے حلقہ میں ملنے والے احباب کے پاکستان کے متعلق شکوک وغیرہ کا ازالہ کرتے رہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں صدر حکومتِ پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی براڈکاسٹ تقریر کا ایک طویل اقتباس اخبار گائیڈنس کے پہلے صفحہ پر شائع کیا گیا۔

عیسائیوں کے مشرقی پاکستان سے انخلاء کے متعلق یہاں کے کیتھولک پریس نے بہت پراپیگنڈا کیا تھا اس کی تردید میں ڈھاکہ کے آرچ بشپ REV. L. GRANER کا بیان اور صدر حکومتِ پاکستان کے عیسائی حقوق کی حفاظت کی یقین دہانی کے بیانات کو تفصیلی طور پر اخبار کے پہلے صفحے پر شائع کیا گیا۔

اخبار گائیڈنس کی خدمتِ اسلام اور خدمتِ پاکستان کی وجہ سے ہی جب اخبار اپنی اشاعت کے تیسرے سال میں گذشتہ مئی میں داخل ہوا تھا تو ایڈیٹر کی درخواست پر جناب قائمقام ہائی کمشنر صاحب پاکستان نے اخبار کی کوششوں کو سراہا اور ادارہ گائیڈنس کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

نئی جماعتوں کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں جیسا کہ مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب ریجنل مبلغ برونگ اہافو نے اطلاع دی ہے اس ریجن میں دو مزید دیہات میں نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

۱۲۹ بیعتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی تمام ریجنل اور سرکٹ مبلغین نیز بشمولیت دیگر افراد جماعت کی حقیر مساعی کے ذریعہ یکصد انتیس افراد بیعت کر کے داخلِ سلسلہ احمدیہ ہوئے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سکولز

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب احمدیہ سکول TECHIMA کے لوکل مینیجر کی حیثیت میں سکول سے متعلقہ فرائض سر انجام دیتے رہے۔ خاکسار پرائمری مڈل اور سیکنڈری سکولز کے جنرل مینیجر کی حیثیت میں تمام امور متعلقہ سکولز سر انجام دیتا رہا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے بورڈ آف گورنرز کی میٹنگ میں بھی شامل ہوا۔

الوداع

مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب جو اشانٹی ریجن کے ریجنل مبلغ تھے اور خاکسار کے پاکستان رخصت کے ایام میں قائمقام امیر بھی رہے ہیں اور گزشتہ سال سے ذیابیطس سے بیمار تھے باوجود علالت کے محنت سے فرائض سر انجام دیتے رہے جس کی وجہ سے ان کی علالت تشویشناک صورت اختیار کر گئی کماسی ہسپتال میں زیر علاج رہے لیکن افاقہ نہ ہونے کی وجہ سے ماہر ڈاکٹر کی رائے پر ان کو واپس پاکستان جانا پڑا۔ ان کے الوداع میں کماسی میں اشانٹی جماعتوں کی طرف سے الوداعی دعوت وسیع پیمانہ پر دی گئی۔ اس کے بعد لوکل مرکز سالٹ پانڈ میں بھی جنوبی غانا کی جماعتوں کی طرف سے الوداعی پارٹی دی گئی۔ دونوں مواقع پر جماعتوں نے اپنی محبت اور اخلاص کا ثبوت اپنے قلبی جذبات کے اظہار سے کیا فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مکرم خان صاحب تا حال پاکستان میں زیر علاج ہیں قارئین سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

مکرم خان صاحب کی علالت کی وجہ سے ہی عرصہ زیر رپورٹ میں ان کی مساعی کی رپورٹ کماحقہ، درج نہیں ہو سکی۔

مکرم خان صاحب کے علاوہ مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری غانا سے تبدیل ہو کر سیرالیون روانہ ہوئے ان کو بھی احمدیہ مشن غانا نے الوداع کہا۔ خاکسار ہر دو اصحاب کو ایئر پورٹ پر الوداع کرنے کے لئے گیا اور دعا سے رخصت کیا۔

دعا

آخر میں خاکسار تمام مبلغین غانا اور افراد جماعت غانا کے لئے نیز اس ملک میں جلد اسلام کے غلبہ کے لئے درخواستِ دعا کرتا ہے +

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجام کار

(حضرت مسیح موعودؑ)

فلسفۂ احکامِ اسلام

نزع کے وقت رُوحانی ماحول کی ضرورت

(مکرم ڈاکٹر شاہ نواز خاں صاحب)

احادیث صحیحہ اور سنت نبوی سے ثابت ہے کہ نزع کے وقت مرنے والے کو سورۃ یاسین سنائی جاتی ہے۔ ذکر الٰہی کرنے اور کرانے کا بھی حکم ہے۔ مسلمان بالعموم اس پر عمل تو کرتے ہیں سوائے اس کے کہ کوئی اتفاقی حادثہ کا شکار ہو کر اچانک فوت ہو جائے۔ مگر وہ اس کی حکمت۔ ضرورت اور اہمیت سے بالعموم بے خبر ہیں۔ پس ضروری ہے کہ اس کی ضرورت علم النفس کی روشنی میں واضح کر دی جاوے۔ تا دوست اس حکم سے پورا فائدہ اٹھائیں اور انشراح صدر سے اس پر عمل کریں۔ نہ کہ رسم کے طور پر۔

ذکرِ الٰہی کی حکمت

علم النفس کی جدید تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ مریض کی جو کیفیت نزع کے وقت قائم ہو جائے اسی حالت میں اس کی موت ہو جاتی ہے۔ اور وہی کیفیت اُخروی زندگی میں قائم رہتی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ مرتے وقت کی شخصیت (Personality) منفرد اور مکمل (WHOLE) ہوتی ہے۔ تقسیم نہیں ہو سکتی۔ یعنی اس کی کیفیت اور ماہیت متضاد جذبات کا مجموعہ نہیں ہو سکتی۔ ایک ہی قسم کے افکار۔ جذبات اور روحانی کیفیت کے ساتھ روح قبض کی جاتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی مرتے وقت درد کی شدت یا دنیا سے ناکامی اور ادھورے کام چھوڑنے کے جذبات کی رو میں کوئی ناشکری کا کلمہ کہے۔ یا اللہ تعالیٰ پر بدظنی۔ ظلم یا مایوسی کا اظہار کرے تو اس کی ساری شخصیت اسی رنگ میں رنگین ہو جاوے گی اور ایمان کے ضائع ہو جانے کا احتمال ہو گا۔

(یہاں اللہ تعالیٰ کی مغفرت۔ وسیع رحمت اور ستاری کا ذکر نہیں ہے)

خاتمہ بالخیر کی دُعا

اسی لئے قرآن کریم میں بارہا آتا ہے۔ کہ مومنو! ہر وقت یہ دُعا کرتے رہو۔ کہ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ۔ اور تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۔

حدیث میں بھی آتا ہے کہ ایک شخص ساری عمر نیک کام کرتا ہے مگر آخری وقت کوئی ایسا فعل کر بیٹھتا ہے کہ وہ جنت کے دروازے سے بھٹک کر دوزخ میں جا گرتا ہے۔ اور اس کے برخلاف کوئی جہنم میں جاتا جاتا بچ کر جنت میں جا پہنچتا ہے۔ یہ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ کہ انسان انجام کی فکر کرے۔ اور خاتمہ بالخیر کی ہر وقت دعا مانگتا رہے۔

نزع کی حالت کا تجزیہ

نزع کی حالت انسان کے لئے ایک سخت امتحان اور آزمائش کا وقت ہوتا ہے۔ مگر جان کنی کی تکلیف کا انسان کے اعمال سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ ایک جسمانی یا ذہنی تکلیف ہوتی ہے۔ جو کافر و مومن بلکہ انبیاء تک کو ہو سکتی ہے۔ قوی اور جسیم شخص کو ایک نحیف البدن پرانے مریض کے مقابلہ میں جان کنی کی تکلیف زیادہ ہو گی۔

نزع کے وقت انسان زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا۔ آخری سانس توڑ رہا ہوتا ہے اور اس کا ہر سانس امید اور خوف کے درمیان معلق ہوتا ہے۔ یہ ایک سخت کرب۔ قلق اور اضطراب کا وقت ہوتا ہے۔ خواہ یہ اپنی ذات یا اولاد کے لئے ہو۔ یا ملک قوم اور ملت کے لئے۔ یہ مقام خوف ہوتا ہے اور صبر اور رضا کا مقام بھی۔ پس ایسے نازک وقت میں انسان کو کثرت سے ذکر الٰہی میں مشغول رہنا ضروری ہے۔ جب تک حواس قائم ہوں۔ ایسے روحانی ماحول میں (جب تیمار دار بھی ذکر اور تلاوت میں مشغول ہوں) انسان کی روح اور تحت الشعور سب روحانی رنگ لے لیتے ہیں اور انسان بے ہوشی میں بھی ذکر الٰہی کرتا رہتا ہے جو غیر ارادی ہوتا ہے۔ آخر اس کی روح بھی روحانی چولا پہن کر قفس عنصری سے پرواز کر جاتی ہے۔

نزع کے وقت حکمت سے مریض کو بتا دینا چاہیئے کہ آخری وقت قریب ہے، اب تمام تر توجہ خدا کی طرف لگا دینی چاہیئے اور دنیا اور دنیا والوں کا خیال دل سے نکال دینا چاہیئے۔ تا وفات روحانی ماحول میں ہو اور شخصیت پر روحانی رنگ چڑھ جاوے سورۂ یاسین بھی ایک ایسا ہی لطیف اشارہ ہے جس کے روحانی فوائد کے علاوہ ظاہری فوائد بھی ہیں۔ اس سے مریض کی جان کنی کی تکلیف کم ہو جاتی ہے اور کشمکش حیات ختم ہو جاتی ہے۔ جو سکون کا موجب ہو گی۔

موت کی دیگر اقسام

(۱) طبعی نیند:۔ نیند بھی ایک قسم موت کی ہی ہے۔ جو عارضی اور نامکمل ہوتی ہے۔ اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض بظاہر تندرست لوگ رات کو نیند میں ہی فوت ہو جاتے ہیں ان کو عموماً دماغ یا قلب کا کوئی عارضہ ہوتا ہے۔ چنانچہ شاہ جارج ششم اور ان کی والدہ ملکہ میری سوئے ہوئے فوت ہو گئے تھے۔ اسلام نے تعلیم دی ہے۔ کہ سوتے وقت ذکر الٰہی کیا جائے۔ نیز نماز عشاء کے بعد کلام نہ کیا جائے (دینی مشاغل اُس سے مستثنیٰ ہیں) اور نماز عشاء کو اسی واسطے تیار رکھا گیا ہے۔ کہ سونے (موت) سے قبل روح اچھی طرح۔ روحانی ماحول سے رنگین ہو جائے۔ اور یہ روحانی اور پاک کیفیت ساری رات قائم رہے جو ترقیات کا موجب ہوتی ہے یا اگر رات کو نیند میں ہی وفات ہو جائے تو خاتمہ روحانی ماحول میں ہو۔ پس اگر دن کو کوئی جھگڑا ہو جائے۔ تو بہتر ہے کہ سونے سے قبل صلح کر لی جائے۔ کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں نہ ہی معلوم ہے۔ اسی طرح سونے سے قبل گناہوں سے توبہ بھی کر لی جائے۔

جو لوگ رات کو سونے سے قبل۔ ناچ۔ رنگ اور گانے بجانے کی مجالس میں مشغول رہتے ہیں۔ ان کے لئے بہت مقام خوف ہے۔ کیونکہ رات کو اگر ان کی وفات ہو جائے تو ان کی شخصیت ان مادی لذات اور نفسانی خواہشات سے ملوث ہو گی جو اُخروی زندگی کے لئے سخت متضاد حالت ہے اور یہی نقد جہنم ہے۔

مغربی لوگ بالعموم رات کو شراب پی کر اور پھر اس کی بے خوابی کو دُور کرنے کے لئے خواب آور گولیاں استعمال کرتے ہیں جو بے ہوشی کی حالت ہے ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں اگر وفات ہو تو روح پر انفعالی حالت اور جمود کی کیفیت ہی غالب رہے گی۔ جو اُخروی زندگی میں سخت روک پیدا کرے گی اور ان کو بیدار کرنے کے لئے سخت دھکے۔ (نفخ صور) کی ضرورت ہو گی۔ پس سونے سے قبل روح کی بیداری۔ چوکسی۔ فعال حالت اور پاک ماحول میں رنگین کرنے کی ضرورت واضح ہے۔ جس کا طریق دُعا اور ذکر الٰہی ہی ہے۔

(۲) وضع حمل:۔ یہ بھی عورت کے لئے نازک وقت ہوتا ہے۔ اس وقت زچہ زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہوتی ہے بچے کی جان کو بھی سخت خطرہ ہوتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ آغاز سے ہی دعا اور ذکر الٰہی کو اختیار کیا جائے۔ بعض عورتیں اس حالت میں شور و غوغا کرتی اور نہایت بے صبری کا اظہار کرتی ہیں جو وقار کے خلاف تو ہے ہی اس سے ان کی تکلیف میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ پس دُعا۔ ذکر الٰہی۔ استغفار اور درود شریف کا فائدہ یہ ہے۔ کہ مشکل آسان ہو گی اور اگر خدانخواستہ وفات ہو گئی تو بھی روحانی ماحول نصیب ہو جائے گا۔ بچے کے لئے بھی یہ ایک نئی زندگی کا وقت اور نازک مرحلہ ہوتا ہے۔ ماں کی روحانی حالت کا اثر بچے پر بھی ہوتا ہے۔

اتفاقی حوادث

چونکہ موت کا کوئی علم نہیں نہ کوئی وقت ہے اس لئے ضروری ہے کہ انسان ہر آن ذکر الٰہی میں مشغول رہے تا کوئی دم غفلت میں نہ گزرے اور خاتمہ روحانی ماحول میں ہو۔ گویا ہر لحہ دست در کار۔ دل با یار والی کیفیت جاری رہے۔ دوران سفر میں کبھی حادثہ ہو جاتا ہے۔ سفر موٹر کار کا ہو، یا ٹرین کا۔ بحری جہاز ہو یا ہوائی۔ ہر حالت میں انسان بچاؤ کی کوشش کے ساتھ دعا اور ذکر میں مشغول رہے۔ اور کوئی کلمہ بے ادبی، ناشکری، یا مایوسی کا نہ نکالے۔ غرضیکہ شاندار مظاہرہ صبر اور رضا کا ہو کہ یہی حقیقی مومن کے شایان شان ہے۔ اس سے جان کنی کی تکلیف کم ہو گی یہ حقیقت ہے کہ جب انسان کی توجہ شدت کے ساتھ کسی اعلیٰ محور سے وابستہ ہو جائے تو دوسری حیوانی حسیں دب جاتی ہیں۔ ایسی جذب کی حالت میں انسان کے لئے پھانسی کا تختہ قاتل کی تلوار۔ بلکہ آگ کی چتا بھی گلزار بن جاتی ہے۔ اپریشن سے درد کو ختم کرنے کے لئے ڈاکٹر مریض کو بے ہوش کر لیتے ہیں۔ اس حالت میں کلوروفارم یا ایتھر سونگھنے سے قبل ذکر الٰہی ضروری ہے۔ جو بے ہوشی میں بھی جاری رہے گا۔ کیا معلوم اپریشن کے دوران ہی جان نکل جائے۔ گویا اس طرح روحانی ماحول میسر آ جائے گا جو اُخروی زندگی میں روحانی ترقی۔ بیداری اور فعالی حالت کا پیش خیمہ ہو گا۔ اکثر نیک لوگ بے ہوشی کی حالت میں بھی خواہ یہ بے ہوشی طبعی نیند ہو یا کسی نشہ آور دوا کا اثر۔ بخار کا ہذیان ہو یا کچھ اور۔ اللہ اللہ ہی کرتے ہیں اور کبھی کوئی کلمہ (نادانستہ طور پر بھی) بے ادبی یا ناشکری۔ کفر یا مایوسی کا نہیں نکالتے۔

ایک سوال

مضمون ختم کرنے سے قبل ایک سوال کا جواب ضروری ہے اور وہ یہ کہ کیا وجہ ہے کہ بے ہوشی کی حالت میں غیر ارادی یا اضطراری طور پر بکے ہوئے کسی کلمہ پر مواخذہ ہو؟ کیا یہ صفت رحیمیت کے منافی نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک غیر ارادی افعال پر مواخذہ نہیں مگر انسان کو بے ہوش یا معذور بنانے والی حالت پر مواخذہ ضرور ہے۔ ایک شرابی کسی کو قتل کر دے تو اس کو بھی سزا ملتی ہے۔ خواہ قید ہی ہو۔ پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ بیہوشی کی حالت میں صرف وہ لوگ ہی گالیاں بکتے یا ناشکری اور بے ادبی کے کلمات نکالتے ہیں جن کے اخلاق ناگفتہ بہ ہوں یا صرف اعلیٰ تمدن کا نتیجہ ہوں (مغربی لوگ) مگر حقیقی مومن جن کے اخلاق کی بنیاد اعلیٰ روحانی تعلیم پر ہو کبھی بیہوشی کی حالت میں بھی کلمہ کفر نہیں نکالتے۔ کیا کبھی کسی نے غصہ یا بخار کے ہذیان میں اپنے محسن باپ کو گالی دی ہے۔ نہیں کبھی نہیں۔ پس جس کا باطن (تحت الشعور) بلکہ لاشعور سب ہی پاک ہوں وہ کبھی بھی اضطراری حالت میں کوئی خلاف شریعت یا خلاف تہذیب بات نہیں کرتا۔ انسانی فطرت پاک ہے۔ صرف ماحول کے اثرات اس کو گندا کرتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ہر حالت میں روحانی ماحول میں رنگین رہنے کی توفیق دے۔ تا ہمارا خاتمہ بالخیر ہو۔ آمین

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے
بیمارِ عشق ہوں ترا۔ دے تو شفا مجھے

جب تک کہ دم میں دم ہے اس دین پر رہوں
اسلام پر ہی آئے جب آئے قضا مجھے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مجالس انصار اللہ ضلع لائل پور کا کامیاب سالانہ اجتماع

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا ایمان افروز خطاب

مورخہ ۲۶-۲۷ ستمبر بروز ہفتہ اتوار نظامت ضلع کے زیر انتظام مجالس انصار اللہ ضلع لائل پور کا ایک اجتماع گھسیٹ پور میں منعقد ہوا جو خدا تعالے کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ اس اجتماع میں ضلع کی ۸۴ مجالس کے نمائندگان نے شرکت کی۔ انصار اللہ کے علاوہ خدام بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مستورات کے لئے باپردہ نشست گاہ بنائی گئی تھی۔ ڈیڑھ ہزار سے زائد احمدی اور کثیر غیر از جماعت احباب نے بھی شمولیت فرمائی۔

پہلا اجلاس

۲۶ ستمبر بروز ہفتہ دو بجے بعد دوپہر اس اجتماع کا پہلا اجلاس مکرم مولوی احمد خاں صاحب نسیم کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور عہد کے بعد نسیم صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ جس کے بعد خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات میں سے چند اقتباسات سنائے۔

مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے "انصار اللہ" "کے فرائض" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ صاحب صدر نے مختصر صدارتی خطاب فرمایا جس کے بعد اجلاس اول ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس

۸ بجے شب دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے "پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی مربی انچارج ضلع لائل پور نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے مسئلہ نبوت پر نہایت مدلل اور عالمانہ تقریر فرمائی۔ مکرم قاضی صاحب کی تقریر کے بعد رات کا اجلاس ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس

۲۷ ستمبر بروز اتوار نماز فجر کے بعد مکرم قاضی صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا۔ ۸½ بجے اس اجتماع کا تیسرا اجلاس خاکسار کی صدارت میں شروع ہوا جس میں سب سے پہلے اس اجتماع میں شامل ہونے والی جملہ مجالس انصار اللہ کے کاموں کا جائزہ لیا گیا۔ اور بعد میں مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی نے اطاعت اور نظام کی پابندی کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ کے بعد محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے خطاب فرمایا۔

چوتھا اجلاس

گیارہ بجے کے قریب محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اس اجلاس میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت اس اجتماع کا افتتاحی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام خوش الحانی سے پڑھا جس کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے تقریر فرمائی جس میں بانی جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور جماعت احمدیہ کی خدمات کا مؤثر پیرایہ میں ذکر فرمایا

مولانا ابو العطاء صاحب کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے حاضرین سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم سب نے خدا تعالےٰ کے نشانات قدم قدم پر مشاہدہ کئے ہیں وہ نشانات ہماری زندگی کا سرمایہ ہیں ہم نے اپنی آنکھوں سے اپنے خدا کو دیکھا ہے۔ آپ لوگ جو انصار اللہ کہلاتے ہیں۔ آپ کے فرائض میں شامل ہے کہ خدا تعالےٰ کی صفات کا مظہر بنیں۔ اور ایسی زندگی اختیار کریں۔ کہ ساری دنیا کو خدا تعالےٰ کا راستہ مل جائے۔ اور آپ کا وجود خدا تعالےٰ کو پانے کی ایک دلیل بن جائے۔ آپ کا نام انصار اللہ اسی لئے رکھا گیا ہے کہ آپ کے وجود میں خدا تعالےٰ کی قدرتیں اور خدا تعالےٰ کے نشانات دوسروں کو نظر آئیں۔ انصار اللہ کے یہ معنی نہیں کہ خدا تعالےٰ آپ کی مدد کا محتاج ہے۔ وہ تو تمام طاقتوں کا مالک ہے اسے کسی کی مدد کی کیا حاجت ہے۔ پس انصار اللہ کے معنی یہ ہیں کہ اپنے اندر خدا تعالےٰ کی صفات کا رنگ پیدا کریں اور جس طرح خدا تعالیٰ ساری کائنات کا رب ہے اور رحمٰن اور رحیم اور مالکِ یوم الدین ہے آپ بھی خدا تعالیٰ کی مخلوق کی تربیت اور اس کی ہمدردی اور اس کے ساتھ احسان کا سلوک کر کے اپنے خدا کا رنگ اپنے اندر پیدا کریں۔ آپ کی روح پرور تقریر نے ایک وجدانی کیفیت پیدا کر دی۔

آپ نے یہ بھی نصیحت فرمائی کہ ہم سب کو ملک کے استحکام کے لئے ہر وقت دعا اور کوشش کرنی چاہیئے۔ بالآخر آپ نے اس اجتماع کی کامیابی پر دلی مسرت کا اظہار فرمایا۔ اور تمام حاضرین کو معانقہ سے مشرف فرمایا۔

مَیں اپنی طرف سے اور جماعت احمدیہ گھسیٹ پور کی طرف سے محترم صاحبزادہ صاحب کا ممنون

ہوں- شکر گزار ہوں کہ آپ اپنے مصروف وقت میں سے گنجائش نکال کر تشریف لائے اور ہمیں اپنے کلمات اور ہدایات سے مستفید فرمایا اور زندگی کی ایک نئی لہر ہمارے اندر پیدا کی۔ تمام علمائے کرام کا بھی مَیں ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنی فاضلانہ تقریروں سے اس اجتماع کو مؤثر بنایا۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

جماعت احمدیہ گھسیٹ پور نے اس جلسہ کے انتظامات نہایت احسن طریق سے کئے۔ بڑی جانفشانی سے اس اجتماع کو کامیاب بنایا۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

(خاکسار غلام دستگیر ناظم مجالس انصار اللہ ضلع لائل پور)

مذہب کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہیئے

مولانا مودودی اقتدار کے خواہش مند ہیں تو سیاسی لیڈر کی حیثیت سے عوام کے سامنے آئیں (ایوب)

سکھر ۲۳ اکتوبر۔ صدر محمد ایوب خاں نے میونسپل اسٹیڈیم سکھر میں ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سیاسی مقاصد اور دنیاوی مفاد کے لئے مذہب کا مقدس نام استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ صدر نے کہا کہ اگر جماعت اسلامی کے سربراہ مولانا مودودی کو اقتدار کے حصول کی خواہش ہے تو انہیں مذہبی واعظ کا لبادہ اوڑھنے کی بجائے سیاسی لیڈر کی حیثیت سے عوام کے سامنے آنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ ملک نے ہر شعبہ میں ترقی کی ہے۔ ترقی کے لئے سیاسی استحکام ضروری ہے۔ ملک آئے دن کی تبدیلیوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ماضی میں حکومتوں کی تبدیلیوں ہی کی وجہ سے ترقی کی رفتار بہت سست رہی۔

جلسے کی صدارت صوبائی وزیر خزانہ و قائمقام صدر مغربی پاکستان مسلم لیگ شیخ مسعود صادق کر رہے تھے۔

صدر نے کہا کہ مولانا مودودی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ملک میں ایک آدمی کی حکومت ہے اور ملک میں کوئی جمہوریت نہیں ہے۔ مَیں مولانا سے پوچھتا ہوں کہ اگر ملک میں جمہوریت نہیں ہے تو حزب مخالف لوگوں سے ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کیوں کر رہی ہے۔ کیونکہ ایک آدمی کی حکمرانی نے تحت کو کسی کو رائے دہی کا حق نہیں ہوگا۔ صدر نے کہا کہ مولانا حمایت اور عوام کے ووٹ حاصل کرنے کے لئے بذاتِ خود ملک کا دورہ کر رہے ہیں اگر میں آمر ہوتا تو مَیں لوگوں کے پاس ووٹ حاصل کرنے کے لئے نہ جاتا کیونکہ آمر تو اپنی مہیب طاقت کی بدولت برسر اقتدار رہتا ہے۔ جلسہ میں غیر معمولی ہجوم تھا اتنا بڑا اجتماع یہاں دیکھنے میں نہیں آیا تھا۔

ضرورت سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور

تنخواہ -/۲۵۰ روپے ماہوار تک حسب لیاقت و تجربہ۔

شرائط:- (۱) گریجویٹ یا شاہد (۲) ضبط و انتظام و تربیت کی اہلیت دیگر ضروری کوائف (۱) سابقہ خدمات سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ (۲) دینی معلومات (۳) تجربہ (۴) عمر (۵) سفارش مقامی امیر یا پریذیڈنٹ

درخواستیں بنام ناظر تعلیم ربوہ

۲- آزاد کشمیر ریگولر فورسز میں کمیشن

بطور کیڈٹ تنخواہ -/۱۵۰ ماہوار۔ کمیشن ملنے پر -/۴۰۰ پھر رینک میں ترقی کے ساتھ تنخواہ میں ترقی۔ شرائط:- باشندہ آزاد کشمیر۔ میٹرک فرسٹ یا سکینڈ ڈویژن۔ ۳۱/۱۰/۶۲ کو عمر ۱۸ تا ۲۴- درخواستیں ۳۱/۱۰/۶۲ تک۔ فارم درخواست لے کے آر ایف سیل۔ ادھیڑی کیمپ راولپنڈی۔ منسٹری آف ڈیفنس۔ آزاد گورنمنٹ آف دی سٹیٹ آف جموں اینڈ کشمیر مظفرآباد یا آزاد کشمیر سٹیٹ کے کسی کالج سے حاصل کریں۔ (اپ ٹ ۱۶/۱۰/۶۲)

درخواستہائے دعا

۱۔ عبد الرحمان صاحب کارکن نظارت تعلیم کی اہلیہ قریباً اڑھائی ماہ سے بیمار ہیں۔ ۲۔ حکیم عبد الرحمٰن صاحب کی اہلیہ صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے ۳۔ بابو محمد امین صاحب کی بچی باسمیہ سخت بیمار ہے۔ ۴۔ محمد انور حق صاحب لاہور کی والدہ صاحبہ اور دادی جان بیمار ہیں احباب سب کے لئے دعا فرمادیں۔

عزیز لانڈری اینڈ ڈرائی کلینرز

ہمارے ہاں

کپڑوں کی رنگائی۔ دھلائی اور ڈرائی کلین کا کام نہایت اعلیٰ اور تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

سنگل ریٹ وعدہ چار یوم

قریشی مارکیٹ۔ گول بازار۔ ربوہ

پروپرائیٹر:- عبد العزیز گولبازار۔ ربوہ۔ گلی قریشی مارکیٹ

89

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ مرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کر سکتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔
وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۴۷۰:۔

میں زینب بی بی زوجہ میاں اللہ بخش قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن سنت نگر مکان نمبر ۵ گلی نمبر ۲۰ ادم سٹریٹ ڈاک خانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ -/۳۲ روپے وصول شدہ ہے زیورات کوئی نہیں مندرجہ جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی جائداد زندگی میں اور پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ پر وصیت حاوی ہو گی اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ مندرجہ بالا جائداد کا ۱/۳ حصہ میں خود ادا کروں گی اس وقت مجھے بطور جیب خرچ مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ جو کہ آئندہ آمد ہو گی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ الامۃ نشان انگوٹھا زینب بی بی موصیہ، گواہ شد چراغ الدین صدر حلقہ دکان نمبر ۵ ادم سٹریٹ ۲۰۔ سنت نگر لاہور۔ گواہ شد شیخ محمد عالم زاہد ولد شیخ محمد ابراہیم مرحوم مکان نمبر ۵ گلی نمبر ۲۰ ادم سٹریٹ سنت نگر لاہور۔

مثل نمبر ۱۴۷۱

میں عبد القادر ولد غلام محمد قوم گوجر پیشہ زمیندارہ عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۱۴/۱۷ گ ب۔ ڈاک خانہ کمالیہ ضلع لائل پور، صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں بطور مزارع زمیندارہ کرتا ہوں اس سے مجھے سالانہ قریباً (-/۳۰۰) تین سو روپے آمدنی ہے اس کے علاوہ فوجی ملازمت کی وجہ سے مجھے مبلغ ۱۵٫۸۳ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے ازاں کہ اس آمد کے اور اندر جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میری وفات کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد عبد القادر بقلم خود گواہ شد۔ شیخ محمد علی ولد اللہ بخش ہیڈ ماسٹر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کمالیہ ضلع لائل پور۔ رشید منزل۔ گواہ شد۔ محمد سلیمان ولد محمد اسماعیل مکان ۴۴۲ محلہ جامع مسجد ڈاک خانہ کمالیہ ضلع لائل پور۔ سیکرٹری مال کمالیہ۔

مثل نمبر ۱۴۷۲:۔

میں رشید احمد ولد شیخ عبد العزیز صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۵ء ساکن ڈسکہ ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں کیونکہ بفضل خدا میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ اگر کوئی جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد بصورت تجارت اس وقت مبلغ چالیس روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا العبد۔ رشید احمد چوک کمیٹی گھر ڈسکہ۔ گواہ شد عبد العزیز والد موصی دکان متصل کمیٹی گھر ڈسکہ۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ حال ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

مثل نمبر ۱۴۷۳:۔

میں صالحہ بی بی بیوہ شیخ کریم بخش صاحب مرحوم قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن حال کوئٹہ ڈاک خانہ خاص ضلع کوئٹہ ڈویژن صوبہ کوئٹہ ڈویژن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ر اپریل ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرے دو مکان رہائشی اسلام آباد میں ہیں ان میں سے ایک مکان جو بڑا ہے کے دو حصے ہیں یعنی دو کرایہ دار الگ الگ ہیں (جن کی قیمت خرید -/۸۵۰۰ روپے ہے لیکن اس وقت مارکیٹ نرخ کے حساب سے بعض -/۱۵۰۰۰ روپے کے لگ بھگ ہے (۲) میرے پاس بصورت زیور ۶ طلائی چوڑیاں ایک طلائی انگشتری ۱ وزنی اندازاً ۷ تولہ ہے میں محولہ بالا (یعنی دو مکانوں اور زیور) کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔

(۳) کرایہ کی صورت میں جو رقم ماہ بماہ ملے گی بعد وضع ٹیکس وغیرہ) اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی ادائیگی انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی (۴) میری وفات کے بعد جو جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو گی اس کے ۱/۳ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہو گی میرا ذریعہ آمد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا حق مہر -/۳۲ روپے تھا اس وقت ہم میاں بیوی غیر احمدی تھے۔ رواج کے مطابق -/۳۲ روپے حق مہر میں نے اپنے خاوند کو ان کی زندگی میں بخش دیا تھا، الامۃ نشان انگوٹھا۔ صالحہ بی بی۔ گواہ شد شیخ محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ (۲) گواہ شد۔ شیخ محمد اقبال۔ اقبال بوٹ ہاؤس جناح روڈ کوئٹہ نوٹ۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ نشان انگوٹھا میری والدہ محترمہ صالحہ بی بی صاحبہ کا ہی ہے، العبد شیخ محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ

مثل نمبر ۱۴۷۴:۔

میں غلام احمد کشمیری ولد چراغ دین قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۹۹ شمالی ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت چالیس روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا، اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد غلام احمد کشمیری دکاندار چک ۹۹ شمالی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گواہ شد بقلم خود عبد العزیز چک ۹۹ شمالی ضلع و تحصیل سرگودھا سیکرٹری تحریک جدید۔ گواہ شد غلام احمد لمبرا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا۔

مثل نمبر ۱۴۷۵:۔

میں حسین بی بی زوجہ احمد دین قوم جٹ چھیار پیشہ خانہ داری عمر ۷۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن چک ۹۹ شمالی ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ (۱) ڈنڈیاں طلائی وزنی دو تولہ قیمتی ۲۶۶/۰۰ روپے (۲) نسونا چار تولہ قیمتی ۵۳۲/۰۰ روپے (۳) چاندی کا ہار وزنی ۲۰ تولہ ۵۰/۰۰ روپے کل میزان ۸۴۸/۰۰ روپے (۴) حق مہر مبلغ ایک سو روپے تھا جو میں وصول کر چکی ہوں۔ (۵) نقد مبلغ -/۳۰۰ روپے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میرا اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

الامۃ حسین بی بی زوجہ احمد دین صاحب چک نمبر ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا۔ گواہ شد بشیر احمد چھبہ ولد احمد الدین چھبہ پسر موصیہ۔ گواہ شد غلام رسول چھبہ ولد احمد الدین چھبہ پسر موصیہ۔

مثل نمبر ۱۴۷۶:۔

میں قادر بخش ولد حسین بخش قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن MES Air/A. G. Air لاہور کینٹ ڈاک خانہ لاہور چھاؤنی ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں، میری سرکاری ملازمت ہے جس سے مجھے مبلغ ۷۰ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ میری ایک کلہ زرعی زمین شیخوپورہ میں ہے جس کی قیمت تقریباً دو ہزار روپے ہے اس زمین کا مقدمہ زیر سماعت ہے مکمل طور پر فیصلہ ہونے پر اس زمین کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی مذکورہ بالا زمین ملنے پر اس کا ۱/۱۰ حصہ منڈی کے بھاؤ اپنی زندگی میں ادا کر دوں گا اگر اپنی زندگی میں ایسا نہ کر سکوں اور میرے ورثاء بھی ادا نہ کریں تو میری یہ وصیت منسوخ سمجھی جاوے العبد نشان انگوٹھا بابا قادر بخش چوکیدار گواہ شد۔ عبد الرؤف خان صدر حلقہ لاہور چھاؤنی۔
گواہ شد۔ محمود حسن پی اے سی۔ دہلی روڈ غلام احمد پارک لاہور کینٹ۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر الفضل
سے خط و کتابت
کیا کریں

دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی مخصوص روایات کے ساتھ

اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات شروع ہوگئے

اطفال کے اجتماع کا محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اور خدام کے اجتماع کا محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے افتتاح فرمایا

ربوہ ۲۴؍اکتوبر۔ کل مورخہ ۲۳؍اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز جمعۃ المبارک یہاں دعاؤں اور ذکر الٰہی کی مخصوص روایات کے ساتھ اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات شروع ہوگئے۔ اطفال کے اجتماع کا افتتاح صبح ساڑھے دس بجے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا اور خدام کے اجتماع کے افتتاح کا اعلان محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے پونے تین بجے سہ پہر کے قریب فرمایا۔ یاد رہے یہ اطفال کا بائیسواں اور خدام کا ۲۳ واں سالانہ اجتماع ہے۔

خدام کے اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں امسال ۸۹ مجالس کے ۲۳۷۷ خدام شریک ہوئے جب کہ گزشتہ سال افتتاحی اجلاس میں کم و بیش اتنی ہی مجالس کے ۲۱۳۲ خدام شریک ہوئے تھے۔ امسال افتتاحی اجلاس میں انصار زائرین کی تعداد ۹۸۷ رہی اس طرح خدام اور انصار زائرین کی تعداد ملا کر امسال افتتاحی اجلاس میں ۳۳۶۴ احباب نے شرکت کی۔ یاد رہے خدام کے افتتاحی اجلاس میں چونکہ اطفال کو بھی شرکت کا موقع دیا گیا تھا ان کی تعداد افتتاحی اجلاس کی اس مجموعی حاضری میں شامل نہیں ہے۔

اطفال کے اجتماع کا افتتاح

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ساڑھے دس بجے اطفال کے مقام اجتماع (احاطہ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ) میں تشریف لا کر ہزاروں اطفال کو جن میں ربوہ کے مقامی اطفال کے علاوہ مغربی پاکستان کے دور دور نزدیک علاقوں سے آئے ہوئے اطفال بھی بہت کثیر تعداد میں شامل تھے افتتاحی خطاب سے نوازا آپ نے انہیں یاد کرایا کہ وہ صرف بچے ہی نہیں بلکہ احمدی بچے ہیں جن کے روحانی باپ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ظلیت میں ان کے روحانی باپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اس لئے انہیں اپنے آپ کو ایسا بنانا چاہیئے جیسا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں بننے کی تلقین فرمائی ہے اور وہ یہی ہے کہ وہ سچے دیندار اور دین کے خدمت گزار بن کر اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ کیونکہ ایک مومن کی سب سے بڑی کامیابی یہی ہے کہ اس کا خدا اس سے خوش ہو جائے۔ خدا جس سے خوش ہو جاتا ہے اسے وہ اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی جہاں کی زندگی کبھی ختم نہ ہوگی اپنی بے شمار نعمتوں رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا ہے اور اسے ایسی راحت ایسی خوشی اور ایسا آرام پہنچاتا ہے کہ کوئی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ آپ نے انہیں اپنا وقت صرف کرتے ہوئے دین سیکھنے، دین پر عمل کرتے اور دین کے خدمت گزار اور فدائی بننے کی تلقین فرمائی، آپ نے انہیں تاریخ اسلام کے متعدد دلچسپ اور ایمان افروز واقعات سنا کر بتایا کہ کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں چھوٹے چھوٹے مسلمان بچوں نے خدمت دین کا جذبہ اپنے اندر پیدا کرکے عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے آپ نے انہیں بتایا کہ وہ بھی خدمت دین کا جذبہ اپنے اندر پیدا کرکے بڑے بڑے عظیم الشان کارنامے سرانجام دے سکتے ہیں انہیں یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ انہیں بھی خدا نے عظیم الشان کارنامے سرانجام دینے کے لئے ہی پیدا کیا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ انہیں احمدی والدین کے گھر پیدا نہ کرتا

ازاں بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح اطفال کے بائیسویں سالانہ اجتماع کا افتتاح اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعا کے ساتھ عمل میں آیا۔

خدام کے سالانہ اجتماع کا افتتاح!

اجتماع خدام کا افتتاحی اجلاس پونے تین بجے سہ پہر مقام اجتماع میں ہوا۔ یاد رہے حسب سابق خدام کا اجتماع اسی جگہ منعقد ہو رہا ہے جہاں جلسہ سالانہ منعقد ہوتا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ پہلے مکرم کمال یوسف صاحب سابق مبلغ اسکنڈے نیویا نے قرآن مجید کی تلاوت کی بعدہٗ محترم صاحب صدر نے جملہ خدام سے ان کا عہد دہروایا بعد ازاں مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مجالس خدام الاحمدیہ کی کارگزاریوں پر مشتمل سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

ازاں بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے خدام کو تلقین فرمائی کہ وہ اپنے مقام اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور ایسے اعمال بجا لائیں کہ وہ ذمہ داریاں باحسن وجوہ پوری ہو کر انہیں اللہ تعالےٰ کے حضور سرخرو کرنے کا موجب بن سکیں آپ نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا آج خدا اور خدا کے رسولؐ کی نظریں ہم پر ہیں کہ ہم آگے آئیں اور اسلام کو دنیا میں سربلند کرنے کی خاطر اپنا تن من دھن۔ سب کچھ لٹا دیں۔ ہم اس سکول کی حیثیت رکھتے ہیں جس میں آکر دوسروں نے توحید باری تعالےٰ کا درس لینا ہے اور پھر عشق خدا اور عشق رسولؐ میں سرشار ہو کر زندگی کے حقیقی مقصد کو پانا اور اس میں کماحقہٗ کامیاب ہونا ہے یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ ہم وہی جذبہ اپنے اندر پیدا کریں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں تھا اور جس کا نمونہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ نے دکھایا۔ خدمت دین کی اسی تڑپ کا ہمارے سینوں میں موجزن ہونا ضروری ہے جو تڑپ صحابہ کے سینوں میں موجزن تھی۔ ایمان اور عمل کے لحاظ سے ہمارا اسی معیار پر ہونا ضروری ہے جس معیار پر صحابہ پہنچے اور پھر اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔

عمل کے تعلق میں آپ نے واضح فرمایا کہ عمل کی دو قسمیں ہیں ایک فکری عمل اور دوسرا فطری عمل فکری عمل وہ ہوتا ہے کہ جس میں سوچ بچار اور غور و فکر کا دخل ہوتا ہے فطری عمل وہ ہوتا ہے جس میں سوچنے اور غور کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ فطری جذبہ کے ماتحت ایسا عمل خود بخود انسان سے صادر ہوتا چلا جاتا ہے۔ وہ دراصل اس کی فطرت کا ایک جزو ہوتا ہے وہ ایسے عمل کے صدور کے روکنے پر قادر نہیں ہوتا اسلامی تعلیم کو اپنانے میں ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے آپ کو دونوں قسم کے اعمال سے متصف کریں پہلا مرحلہ یہ ہے کہ اسلامی تعلیم کو سیکھیں غور و فکر سے کام لے کر اس کے ماله و ماعلیہ سے پورے طور پر آگاہ ہوں اور پھر اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں اس کے بعد دوسرا اہم مرحلہ یہ ہے کہ ہم اسلامی تعلیم کو اس حد تک اپنائیں اور اس قدر تعہد اور عزم و ہمت کے ساتھ اس پر عمل پیرا ہوں کہ گویا یہ ہماری فطرت کا ایک جزو بن جائے اور اسلامی تعلیم کے مطابق وہی اعمال جو پہلے غور و فکر کے نتیجہ میں ہم سے ظاہر ہوتے تھے۔ فطری جذبے اور فطری تقاضے کے رنگ میں ہم سے خود بخود صادر ہوتے چلے جائیں۔ یعنی ہمارے لئے یہ ممکن ہی نہ رہے کہ ہم اسلامی تعلیم کے خلاف کوئی قدم اٹھا سکیں یا اس پر عمل کرنے میں کبھی سستی اور غفلت کے مرتکب ہو سکیں جب تک ہم اسلامی تعلیمات کو نہ سیکھیں گے اور غور و فکر کے نتیجہ میں انہیں اختیار نہ کریں گے اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ جب تک یہ تعلیمات ہمارے اندر اس حد تک راسخ نہ ہوں گی کہ گویا ہماری فطرت کا ایک جزو بن جائیں اور فطری جذبہ کے ماتحت ہم ان کے مطابق عمل کرتے چلے جائیں اس وقت تک ہم غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے ہمارے اس اجتماع کی غرض یہی ہے کہ ہم باہم مل کر خدا اور رسولؐ کی باتیں سنیں اور اس طرح خدا اور رسولؐ کی محبت اور خدمت اسلام کی تڑپ اپنے سینوں میں پیدا کریں اور پھر اس محبت اور اس تڑپ کو اپنے اندر اتنا راسخ کریں کہ یہ ہماری فطرت کا ایک جزو بن جائے اور ہم صحابہ کے مثیل بن کر ایک دنیا کو ہدایت اور راستی کی طرف لانے کا وسیلہ ٹھہریں۔

اس افتتاحی خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ خدام انصار اور اطفال شریک ہوئے اور اس طرح خدام الاحمدیہ کے تیئسویں سالانہ اجتماع کا افتتاح اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ عمل میں آیا

اطفال اور خدام کے ہر دو اجتماع اپنی روایتی شان کے ساتھ جاری ہیں پنج گانہ نمازوں کے علاوہ۔ تہجد۔ دعاؤں۔ قرآن مجید اور احادیث نبوی کے درسوں اور علمی و ورزشی مقابلوں کے پروگراموں پر ذوق و شوق کے ساتھ عمل ہو رہا ہے۔ اطفال و خدام اپنے اپنے حلقے اور دائرہ کار میں ان سب پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔

ربوہ میں یوم انقلاب کا پروگرام

۲۷؍ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو ربوہ میں مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق یوم انقلاب منایا جائے گا۔

۱۔ تمام مساجد میں پاکستان کے استحکام و سالمیت کے لئے دعائیں کی جائیں گی۔

۲۔ تمام سرکاری عمارات پر پرچم پاکستان لہرایا جائے گا اور رات کو ان پر چراغاں کیا جائے گا۔

۳۔ بازار اور دکانیں سجائی جائیں۔ نیز رات کو دکانوں پر چراغاں کیا جائے گا۔

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴